سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور اخبار

رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷ + جو حضرت خلیفۃ المسیح کی تحریک اور ارشاد پر حضرت اولوالعزم صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب سلمہ اللہ الصمد کی سرپرستی میں زندہ ہوا۔ رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

شرح قیمت جو پیشگی لیجائیگی

عوام سے ۵ھ
خواص سے ۶ھ
ہندوستان کے باہر سے غیر ممالک اور غیر مستطیع احباب سے ۴ھ

قادیان دارالامان کا ہفت روزہ اخبار جو ہر ماہ کی ۱۴، ۲۱، ۲۸ تاریخ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے شایع ہوتا ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ ط

بیشک خدا کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ قوم اپنی حالت نہ بدلے۔

بیا در بزم مستاں تا بہ بینی عالمی دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

Digitized by Khilafat Library

چیف ایڈیٹر یعقوب علی تراب احمدی

اسسٹنٹ ایڈیٹرز محمد مبارک اسماعیل۔ بی۔ اے
محمود ابن تراب

چہ گویم باتو گر آئی چہا در قادیاں بینی!

دوا بینی شفا بینی!

غرض دارالامان بینی

جلد ۱۸ | مورخہ ۱۴۔ مارچ ۱۹۱۴ء مطابق ۱۶۔ ربیع الثانی ۱۳۳۲ ہجری نبوی | نمبر ۳

احباب کا شکریہ

اللہ تعالیٰ کا محض فضل اور غریب نوازی ہے کہ الحکم کو ایسے سرپرست اور مربی ملے ہیں جو اس کے ساتھ ہمیشہ رنج و راحت میں شریک حال رہے ہیں۔ الحکم کے احیاء و بقاء کے متعلق جسقدر خطوط میرے پاس وقتاً فوقتاً آتے رہے ہیں۔ اور اس کے ایام فترۃ میں مجھے جس قدر تحریکیں دوستوں نے کی ہیں انکی نظیر دوسرے اخباروں میں کم ملیگی۔ ایسے محسنوں کو دیکھکر میرا سر بے اختیار **محسن حقیقی کے حضور جھک جاتا ہے**۔ الحکم کے احیاء کے دور جدید میں پہلا پرچہ پہونچنے پر جن دوستوں نے مبارکباد کے خطوط لکھے ہیں۔ میں نام بنام ان کا شکریہ ادا کرنے کا موقعہ نہیں پاتا۔ اس لئے اخبار کے ذریعہ ان سب کرمفرماؤں کے مسرت آمیز پیامات پر دعا دیتا ہوں۔ اور عرض کرتا ہوں کہ گو آپ نے پہلے ہی الحکم کی اعانت اور حوصلہ افزائی میں کبھی کمی نہیں کی۔ اور میں ناشکر گذار ٹھہروں گا اگر اس کا اعتراف نہ کروں تاہم میں یہ کہنے کا موقعہ پاتا ہوں کہ اب وقت آیا ہے **کہ آپ الحکم کیلئے ایک مرتبہ اور اپنے مالی ایثار و قربانی کا ایک نمونہ دکھائیں**۔ اس لئے کہ جب تک کہ الحکم کے آجر اکا بوجھ میرے ذمہ تھا۔ اور میں ان تفکرات میں سرگردان رہتا تھا تو وہ حالت اور تھی۔ لیکن اب حضرت خلیفۃ المسیح نے یہ بوجھ ان نازک لیکن باہمت کندھوں پر رکھدیا ہے **جس کی ناز برداری کرنا ہماری سعادت ہے** یعنی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد سلمہ اللہ الاحد۔ جو اپنے کاموں کے سبب سے اولوالعزم ہے۔ اور یہ نام خدا نے اس کا اپنے برگزیدہ نبی مسیح موعود علیہ السلام کی زبان پر رکھا۔ میں نہیں چاہتا کہ الحکم کی وجہ سے اس کے اوقات مشوش ہوں۔ مدرسہ احمدیہ۔ لنگر خانہ۔ اور الفضل دشحیذ الاذہان۔ انجمن انصار اللہ۔ اور دعوت الی الخیر کا کام ہی کچھ کم نہ تھا۔ جو حضرت امام نے اس کی **مالی ذمہ واری آپ کے سپرد کردی**۔ **دوستو! یہ دعاؤں کے حاصل کرنے کا بہترین موقعہ ہے**۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی علالت کی وجہ سے آپ کو ابھی تک اتنی فرصت نہیں ہوسکی۔ کہ الحکم کیلئے احباب کے سامنے کوئی اپیل کرسکیں۔ احباب اٹھیں اور اس اپیل سے پہلے اس پیادے کے دامن کو بھر دیں۔

بہر حال میں اپنے مخلص دوستوں کا شکر گذار ہوں۔ اور انہیں یقین دلاتا ہوں کہ میں الحکم کے ذریعہ جو ذمہ واری رکھتا ہوں۔ خدا کے فضل و کرم اور اسی کی توفیق سے اس عہدہ برا ہونے کی کوشش اور سعی کرتا رہوں گا۔ جب تک قدرت اس کام کو میرے ہاتھ میں رہنے دے میں اپنے۔ دوستوں سے یہ بھی درخواست کرتا ہوں کہ وہ میرے لئے دعا کریں کہ

مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاک اغراض و مقاصد کی اشاعت کیلئے حقگوئی کی توفیق دے اور جبتک میرے ہاتھ میں قلم ہے میں اس مقصد سے ایک قدم ادھر اُدھر نہ ہٹ سکوں اور کوئی تحریک اور تحریص مجھے اس مرکز سے نہ ہٹا سکے۔ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ط (ایڈیٹر)

انوار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب مالک و ایڈیٹر و پرنٹر و پبلشر چھپکر شایع ہوا۔

طلباء مدرسہ تعلیم الاسلام سے خطاب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام چونکہ اللہ تعالےٰ کے مامور و مرسل تھے۔ اس لئے آپ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے سوتے جاگتے اس پیام رسانی کی ہی فکر میں رہتے تھے۔ جو اللہ تعالےٰ کیطرف سے لے کر آئے تھے مدرسہ تعلیم الاسلام کے قیام سے بھی آپ کی یہی غرض و غایت تھی کہ اس سے ایسے طالب علم نکلیں جو مختلف پہلوؤں سے سلسلہ کی خدمت کر سکیں۔ آپ نے ۱۹۰۱ء میں بزرگان ملت کو مامور کیا۔ کہ وہ ہفتہ وار مدرسہ کے طلباء کے سامنے لیکچر دیا کریں جنکے ذریعہ سے وہ نہ صرف سلسلہ سے واقف ہوں بلکہ اُسے دوسروں کے سامنے پیش کر سکیں۔ اس مقصد کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت مخدوم ملت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضرت حکیم الامت مولٰنا خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ کو مامور فرمایا۔ اور لیکچروں کا سلسلہ جاری رہا۔ میرا ارادہ ہے کہ اگر اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے توفیق دی تو وقتاً فوقتاً طلباء مدرسہ کو الحکم کے ذریعہ خطاب کیا کروں اور اس سلسلہ میں آج میں حضرت مخدوم ملت مولانا مولوی عبد الکریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سب سے پہلا لیکچر درج کر دوں۔ جس سے معلوم ہوگا کہ مدرسہ کی غرض و غایت کیا تھی؟۔ اور طلباء سے ہماری کیا امیدیں تھیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ مدرسہ تعلیم الاسلام کے بچے اپنے محفوظ محسن کے پاک اور قیمتی کلمات کو غور سے پڑھیں گے (ایڈیٹر)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ط

لڑکو! اصل غرض اس ہمارے مدرسہ کی جس کا نام مدرسہ تعلیم الاسلام ہے یہ ہے:۔ کہ یہاں کے طالب علم اسلام کی خوبیوں سے واقف ہوں اور دیگر مذاہب باطلہ کے بطلان پر مطلع ہو کر ان کے ان اعتراضوں اور جھوٹی تہمتوں کے جوابوں سے بخوبی واقف ہو جائیں وہ جو پاک اسلام پر کرتے ہیں اور یوں وہ پکے مسلمان بنجائیں اور انکا اسلام صرف رسمی اسلام نہ ہو بلکہ اُن کے دل، اسلام کی سچائی کے شاہد ہو جائیں جو عملی نمونہ کے بغیر حاصل ہونا محال ہے۔

دنیا میں بہت سے سکول ہیں ان میں مشرقی اور مغربی علوم کی اعلیٰ تعلیمیں دیجاتی ہیں۔ اور ان علوم کے بڑے بڑے ماہر کامل پیدا ہوتے ہیں۔ مختصر یہ کہ ان میں ہر ایک قسم کے مادی علوم کی تکمیل ہوتی ہے مگر وہ امر جو ہم کو اس مدرسہ کی بنا ڈالنے کا محرک ہوا ہے کہ ہم اس چھوٹی سی بستی میں قریباً بے سروسامانی کی حالت میں محض توکلاً علی اللہ ایک مدرسہ جاری کریں یہ ہے کہ ہمنے دیکھا کہ ان سکولوں میں اعلےٰ غرض اور مقصد صرف حصول دنیا ہے۔ اور ان کے تعلقات صرف زمین ہی سے ہیں آسمانی علوم سے جبکہ معلم ہی بے بہرہ ہوں۔ تو طالب علم کیا سیکھ سکتے ہیں۔ غرض ہم نے ایک غایر نظر سے نگاہ کی اور دیکھا کہ یہ سکول مادی علوم اور مادی عقول کی ترقی کے گو کیسے بڑے بڑے ہماری ممد اور ذریعہ ہوں اور ہیں بھی۔ مگر وہ ہمارے قرۃ العین لخت جگروں کو اس سے زیادہ کچھ نہیں بنا سکتے۔ کہ ان کو بی۔ اے۔ یا ایم۔ اے کا ڈپلوما دیکر دنیا کے کتے دنیا کے کیڑے بنا دیں۔ اور بالکل زمینی انسان بنا کر رکھدیں حالانکہ علوم کی غرض و غایت تو یہ ہونی چاہیے کہ وہ انسان کو زمین سے الگ کر کے آسمان سے متعلق کر دے۔ ہم نے دیکھا کہ ہمارے بچے ان سکولوں میں تعلیم پاکر موجودہ دجالی فتن سے نجات نہیں پا سکتے۔ اور اپنے مخلوق ہونے کی اصل غرض اور مقصد کو جو اللہ تعالےٰ نے خود فرما دیا ہے کہ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ماپورا نہیں کر سکتے۔ لہٰذا انسان کو اس کی زندگی کا اصل مقصد بتانے اور نہ صرف بتانے بلکہ حاصل کرنے کی تدابیر پر عملدرآمد کرانے کی خاطر ہم کو یہ مدرسہ جس کا نام تعلیم الاسلام ہے جاری کرنا پڑا۔ جس میں تم آجکل تعلیم پاتے ہو۔ چونکہ دنیا جائے اسباب ہے اور قدیر خدا نے ارادہ کیا ہے کہ دنیا کو اسباب کے راستہ کرے اللہ تعالےٰ اسبات پر قادر تھا کہ جب ہم کو پیاس لگتی تو آسمان سے پانی نازل کر دیتا جو ہمارے منہ میں آجاتا یا بھوک کے وقت آسمان سے کوئی خوان نعمت اتار دیتا۔ مگر عزیزو اس نے ایسا نہیں کیا۔ اپنے پاس ہی کنوئیں کو دیکھو جو ابھی بنایا گیا ہے۔ اس پر کتنا روپیہ خرچ ہوا ہے اور کسقدر آدمیوں نے بیلوں اور گدھوں کی طرح کیا کھانے والا اناج کس محنت اور مشقت سے تیار ہوتا ہے۔ غرض ہم نے بھی اللہ تعالےٰ کی سنت کے موافق اسباب کا لحاظ کر کے انگریزی تعلیم علاوہ دینیات اور علوم آسمانی کے جو اس مدرسہ کی تعلیم کا اصل مقصد ہیں) بھی ایک حد تک دیدی جو رسمی طریق کے موافق پوری پوری دیجاتی ہے یہ انگریزی تعلیم کی ضرورت اس لئے بھی تھی کہ ہمارے سر پر جس قوم کو اللہ تعالےٰ نے بادشاہ مقرر فرمایا ہے۔ اس کی زبان انگریزی ہے اور اس کے دفاتر وغیرہ کل امور میں اسی زبان کا استعمال ہوتا ہے۔ لہٰذا ہمنے بھی اس زبان کی تعلیم کو ضروری سمجھا ورنہ اصل بات یہ ہے کہ ایک سڑا ہوا مردہ کتا جتنا تمہاری نظر میں قابل نفرت ہوتا ہے۔ اس سے بھی زیادہ نفرت کی نگاہ سے ہم ان مادی امور کو دیکھتے ہیں یہ ساری دنیا مع اپنے تمام لوازم کے ایک مردہ کتے سے بھی زیادہ گھنونی اور نفرت انگیز نظر آتی ہے۔

میرے عزیزو یہ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نہایت ہی پیاری اور محبوب چیز جسی کیلئے اس نے دنیا کو پیدا کیا۔ اور لاکھوں انبیاء مبعوث فرمائے وہ اسلام ہے یعنی اللہ ہی کی فرمانبرداری کرنا اپنے کل قویٰ کو اللہ تعالےٰ کے احکام کے سامنے سربسجود کر دینا۔

پس ہماری غرض یہی ہے کہ ہمارے سکول کے طالبعلم خدا کو جانیں اور مادی علوم اور مادی ترقیاں دین کی خدمت دین کی تکمیل کیلئے بطور خادم ہوں اور بطور اصل مقصود۔ جیسے ایک شخص کو شملہ امرتسر جانا ہو تو اس کو یکہ یا ریل کی سواری کرنے کی اسلئے ضرورت ہے کہ وہاں پہونچ جاوے۔ ورنہ اصل غرض اسکی یہ سواریاں نہیں ہیں اسی طرح پر ہماری اصل غرض اسلام ہے اور باقی امور اور لوازمات بطور اسلام کے خادم کے ہوں۔ ہاں تو ہماری اصل غرض اور اصل منشا یہی ہے کہ ہمارے سکول کے طالب علم خدا کو جانیں اور اپنے خدا کے حقوق کو پہچانیں۔ اور اس سکول کی تعلیم سے تربیت سے ایک ایسی قوم بنجادیں کہ دنیا کے امام اور پیشوا ہوں۔ جہاں جاویں دار الامان کی تعلیم کا نور اُن کے آگے آگے لوگوں کو بتاتا جاوے کہ یہ دار الامان کا نمونہ ہے تم لوگوں کے دلوں کو جو تم سے متنفر ہوں اپنے نور ایمان اور اخلاق کی کشش سے اپنی طرف کھینچ لو۔ لوگوں کی انگلیاں راستہ میں جاتے وقت بھی تمہاری طرف اُٹھیں اور یہ کہیں قادیان کے پڑھے ہوئے ہیں اور لوگ شوق سے تمہاری پیروی کی خواہش کریں۔

اللہ تعالےٰ نے ہم پر خاص فضل کیا ہے کہ اس نے ہم میں اپنے خاص بندوں کو بھیجا۔ اپنی کتابیں بھیجکر اپنے احکام اور اس نمونہ کو بھی دکھایا جس سے ہم کمال حاصل کر سکتے ہیں اور پھر احسان پر احسان کیا کہ ہمکو ان کتب کے علوم سے بھی بخوبی بہرہ مند کیا اور ان آسمانی علوم سے ماہر کیا اب خواہ کسی جگہ کوئی سلمان ہو مدینہ کے کسی حصہ میں ہو۔ مگر میرے عزیز واللہ کی پہچان کے واسطے قرآنی علوم کی شناخت کے واسطے انبیاء کی پہچان کے واسطے جو فضل ہم کو دیا گیا ہے وہ کسی کو عطا نہیں کیا وہ کیا؟ یہی کہ اپنے بندہ کو عین وقت پر ضرورت کے مطابق حق و حکمت دیکر ہم میں بطور نمونہ بھیجا ہے۔ جس کے وجود سے ہمنے خدا دیکھا۔ انبیاء اور راستبازوں کو مانا۔ ان کی پیشگوئیوں کی حقیقت سمجھی قرآن سیکھا۔ غرض جو ملا اسی وجود باجود سے ملا۔

اب دیکھو تم پر اللہ تعالےٰ کے بڑے فضل ہیں۔ ایک تو یہ کہ تم کو تعلیم حاصل کرنے کے واسطے بھیجا جسکے مقاصد اعلیٰ ہیں اور تم میں ایسا وہ بندہ بھی جسکو ہمارے تمہارے ہر رزق انتظار کرتے کرتے اس دنیا سے رحلت ہو گئے۔ جس کا نام

مسیح موعود مہدی معہود امام الورا ختم الاولیاء

ہے بھیجا۔ مبارک ہو تم کو مبارک بچو! آج دنیا کے پردہ پر اگر اسلام ہے اور ملسکتا ہے تو صرف اسی امام کے طفیل سے ورنہ نہیں۔ زندہ اسلام صرف اسی کے پاس ہے۔ اسکی مجلس خدا نما مجلس ہے۔ قرآن بھی اسی کی صحبت سے آسکتا ہے۔ پس آج کی ہماری تقریر صرف اسی مضمون پر ہے کہ ہماری غرض اس مدرسہ کے جاری کرنے سے کیا ہے۔ صرف یہی ہے کہ یہاں کے لڑکے خدا سے پھر حق اللہ اور حق العباد سے واقف ہوں۔ آسمانی علوم سے آگاہ ہوں اور پھر ان پر عمل کریں اور ایک اسوہ حسنہ بنجائیں۔ تم دنیا کے دوسرے سکولوں کے لئے نمونہ بنو اور ان کو دکھا دو کہ جن مدرسوں میں وہ پڑھتے ہیں وہ انسانی ضروریات کو پورا نہیں کر سکتے۔

عزیزو بڑا افسوس ہوگا اگر یہاں کے لڑکے اور سکولوں ہی کے سے ہوں ایک داغ ہوگا۔ اگر تم میں سے کوئی بُرا نکلے یا بد اخلاق ہو وہ اپنا ہی بُرا نہیں کرتا بلکہ وہ ہماری قوم کا دشمن بنتا ہے۔ پس تمہارا فرض ہے کہ رات دن اپنے سنوارنے کی فکر کرو اور تمہارے آپس کے تعلقات گفتگو وغیرہ

جہاں سے جداگانہ ہوں تم نمک بنجاؤ۔ تاکہ تم بغیر لوگوں کی مجلسوں کو مزہ ہی نہ آئے۔ جسطرح کھانا بغیر نمک کے بے مزہ ہوتا ہے اسی طرح تم بن لوگوں کے جلسے اور مجلسیں بدمزہ ہوں دلتکو قوا شھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیدا لوگوں کیواسطے حجت ٹھہر جاؤ تاکہ

یہ اخبار ہر جمعہ کو بوقت ۱۰ بجے دن شائع ہوتا ہے۔ ہر ایک خریدار کو جو ہر جمعہ کو اخبار نہ ملے اطلاع دینی چاہیئے۔ ایڈیٹر

اس وقت ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح

کی علالت کی خبر ایسی نہیں جو احمدی دنیا میں نہ پہونچ چکی ہو۔ پھر اس علالت میں حضرت کی طبیعت میں ضعف کا پیدا ہونا اور آپ کا وصیت لکھ دینا ایسی باتیں ہیں جو دور و نزدیک اشاعت پا چکی ہیں۔

حضرت امیر المؤمنین ہی کے الفاظ میں (جو آپ نے ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو فرمائے):۔

موت حیات کی کسی کو خبر نہیں اللہ تعالےٰ نے یہی فرمایا ہے

اور مجھے بھی خبر نہیں۔ ہم خدا تعالےٰ کے فضل سے مایوس نہیں اور اسکی بے نیازی سے ترساں ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جیسے عظیم الشان۔ نبیوں کے سردار اور مقتدا کی نسبت اسی کی زبان پر وحی ہوئی:۔

ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افان مات او قتل انقلبتم علےٰ اعقابکم

تو پھر آپ کے ایک غلام مگر سید القوم خادمھم کے سچے مصداق ہمارے آقا و مولےٰ حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کے بھی ایک غلام کے متعلق ہم کیا کہہ سکتے ہیں۔ ہماری آرزوئیں۔ ہماری خواہشیں۔ ہماری ضروریتیں اس امر کی داعی ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمارے امام کو لمبی عمر عطا فرماوے اور اس کے ذریعہ جو فضل اور فیوض نازل ہوتے ہیں۔ انسے ہم عرصہ دراز تک متمتع ہوتے رہیں۔ مگر ہمیں کیا معلوم ہے کہ کل کیا ہوگا؟ ایسے موقعہ پر یہ قدرتی بات ہے کہ عوام و خواص کے دل میں آئندہ کے خیالات پیدا ہوں۔ آپ کے بعد نظام سلسلہ کیونکر قایم رہیگا؟ وصیت میں جو جانشین کا تذکرہ کیا ہے وہ کون ہوگا؟ ایسے سوالات کا پیدا ہونا بعید نہیں۔ بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ اس قسم کی بحثیں مختلف جگہ پیدا ہوتی ہیں۔ اور نادان انسان اپنی اپنی جگہ زید و بکر کا نام لیکر فیصلے کرتے ہیں۔

چونکہ اس قسم کے خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ قوم کو اس کے موجودہ الوقت فرض سے آگاہ کروں میرے دوستو یہ وقت ہمارے لئے ایک ابتلا اور آزمایش کا وقت ہے ہم میں سے ہر فرد واحد اسبات کا خدا تعالےٰ کے حضور ذمہ دار اور جوابدہ ہے۔ کہ وہ قوم کے شیرازہ کو پراگندہ ہونے سے بچاوے۔ ایسے وقت پر اللہ تعالےٰ کے فضل اور توفیق کے سوا کچھ بن نہیں آتا۔ کبھی اور کسی حال میں ربانی فضل کے سوا انسانی تدابیر کچھ نہیں کر سکتیں مگر جسقدر کسی کی ذمہ داری زیادہ ہے اسی قدر اسے ربانی توفیق کی حاجت ہے۔ پس ایسے وقت میں ہمیں مجاہدات اور رجوع الی اللہ کی ضرورت ہے تاکہ ہم ہر قسم کی نفسانیتوں سے صاف کر دیئے جاویں۔ اس قسم کے تذکروں اور بحثوں میں پڑنا میں سمجھتا ہوں خدا تعالےٰ کے فضل کو دور کرنا ہے۔ اس کے معنے دوسرے الفاظ میں یہ ہوں گے کہ ہم اپنی تدبیروں اور دانشوں پر زیادہ بھروسہ کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد کیا خدا تعالےٰ نے ہمیں چھوڑ دیا یا آئندہ چھوڑ دیگا؟ کیا وہ وعدے جو اللہ تعالےٰ نے اپنے مامور و مرسل سے کئے تھے؟ نعوذ باللہ ایسے ہیں کہ وہ پورے نہ ہوں گے؟ پھر تمہیں یہ کیوں فکر لگ رہی ہے؟ بعض نادان اپنی دانش اور عقل کو اس قابل سمجھتے ہیں کہ وہی خلافت کے مسئلہ کی کلید اور گرہ کشا ہے۔ انہیں حضرت خلیفۃ المسیح ہی کے الفاظ یاد رکھنے چاہئیں جو ابھی تک ہمارے درمیان خدا تعالےٰ کے فضل سے موجود ہے۔

"جو کہتا ہے کہ فلاں شخص کو میں نے خلیفہ مقرر کر دیا ہے غلط ہے مجھے کیا علم ہے کہ کون خلیفہ ہوگا مجھے کیا علم ہے کہ دو دن کے بعد کون خلیفہ ہوگا اور کیا ہوگا کون خلیفہ بنے گا یا مجھے بہتر خلیفہ ہوگا۔ میں نے کسی کو خلیفہ نہیں بنایا۔ میں کسی کو خلیفہ نہیں بناتا۔ میرا یہ کام نہیں۔ خلیفہ بنانا خدا کا کام ہے۔ جسکو وہ چاہتا ہے خلیفہ بناتا ہے"

حضرت خلیفۃ المسیح کے ان صاف اور واضح الفاظ کے بعد اس قسم کے مضامین پر طبع آزمائیاں چھوڑ دو۔ اللہ تعالےٰ نے مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ بڑے بڑے وعدے کئے ہیں۔ جماعت کیلئے بھی اور اسکی ذریت کیلئے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو موسیٰ کے نام سے بھی پکارا گیا ہے اور اس کی قوم کو اللہ تعالیٰ اپنی ان وحیوں میں جو اپنے موسیٰ پر اس نے نازل کیں بنی اسرائیل کے خطاب سے بھی پکارا گیا ہے۔ پس ڈر جاؤ اور خدا تعالےٰ کے خوف کے مقام پر کھڑے ہو جاؤ ایسا نہ ہو کہ وہ کامیابیاں تمہارے بعد آنیوالی کسی نسل کو دیجاویں۔ یاد رکھو ایمان کی شناخت اور امتحان کا وقت وہ وقت ہوتا ہے جب انسان کسی ابتلاء عظیم میں ڈالا جاوے اس وقت اگر وہ اس ابتلاء سے نکلنے کیواسطے اپنے حیلے اور طریقے ایجاد کرتا ہے جو اس کو خدا سے دور لیجانے والے ہوں تو اس سے بڑھ کر بدبخت کون ہوگا۔ لیکن اگر پورے استقلال اور ہمت بلند سے اس ابتلاء میں اللہ ہی کی طرف جاتا ہے تو اس کی سعادت قابل رشک ہے۔

پس میرے دوستو! یہ وقت ہمپر ابتلا کا ہے لیکن یہ وقت گھبرانے کا نہیں بلکہ خدا تعالےٰ کے قرب کے حصول کیلئے ایک موقعہ ہے دانشمند اور دوراندیش مومن اسکو ہاتھ سے نہیں دیتا۔ تمام خیالی منصوبوں اور بحثوں کو چھوڑ دو اور جسقدر وقت ان فضول گپوں اور آئندہ خلافت کے جھگڑوں میں بسر ہوتا ہے۔ اسے استغفار اور درود شریف پڑھنے اور دعاؤں میں لگاؤ دو ہمیں خیرات کرنی چاہیئے نوافل کے ذریعہ قرب الٰہی حاصل کرنا چاہیئے۔ اور خدا تعالےٰ سے اس صراط مستقیم کو طلب کرو جو ہر قسم کے پیش آنے والے تقاضایں منزل مقصود تک پہونچاتی ہے کیا تمہیں یاد نہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح کو جب اللہ تعالےٰ نے امام قوم کے رنگ میں برگزیدہ کیا۔ اور آپنے محترم بھائی مولوی محمد علی صاحب کے ذریعہ سے اعلان کرایا تھا کہ ہر جگہ کی جماعت الوصیت میں جو قدرت ثانی کیلئے ملکر دعائیں کرنیکی ہدایت ہے اسکی طرف توجہ کرے وہ اعلان اخبارات میں شایع کیا گیا

میں یہ وقت ہے کہ تم ملکر قدرت ثانی کیلئے دعائیں کرو۔ قدرت ثانی کیلئے دعاؤں کے اعلان میں الوصیت کے ارشاد کو نقل کرنے کے بعد توضیح کی ہے کہ ان الفاظ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بات کو ضروری قرار دیا ہے یا بالفاظ دیگر اللہ تعالیٰ کے اس منشاء کو ظاہر فرمایا ہے کہ دوسری قدرت کے نزول کیلئے ہر ایک جگہ میں احباب اکٹھے ہو کر دعائیں کریں اس حکم کی تعمیل کیلئے حضرات مولوی صاحب نے یہ اشارہ فرمایا ہے کہ جہاں ہمارے دوست ہیں وہ ہر روز یا جس طرح ممکن ہو ایک دفعہ اکٹھے ملکر نماز میں یا نماز سے باہر اس موعود قدرت ثانی کے نزول کیلئے دعائیں کریں بلکہ ایسے مقامات میں بھی جہاں کوئی دوست تنہا ہوں انہیں یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ کسی دوسرے دوست کیساتھ جو قریب ہوں ملکر دعائیں کریں اکٹھے ہو کر دعا کرنا منشاء الٰہی کے ماتحت خصوصیت سے حضرت اقدس نے لازمی قرار دیا ہے۔ اور اس حکم کی تعمیل سب احباب پر فرض ہے۔"

میں اپنے محترم بھائی کے اصل الفاظ درج کر دیئے ہیں۔ اگر تم نے اس حکم کی تعمیل میں کوتاہی کی ہے تو خدا کیلئے اب التزام کرو۔ زید و بکر کی خلافت کی بحثوں کو ترک کر دو اور اپنی مجلسوں میں بجز استغفار۔ درود۔ اور دعا کے اور مشغلہ نہ رہنے دو۔ تم باہم ملکر بیٹھو تو قدرت ثانی کیلئے دعائیں کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جیسا کہ میں پہلے بھی ظاہر کر چکا ہوں۔ اپنی ذریت میں سے ایک عظیم الشان شخص کے مبعوث ہونیکی خبر بارہا دی۔ اور الوصیت میں بھی لکھا ہے۔ ہم دعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالےٰ کے اس فضل کو بھی طلب کریں کہ وہ موعود جسکو اللہ تعالےٰ نے اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرنے کا وعدہ فرمایا ہے ہم میں کھڑا ہو۔ جسکے ذریعہ حق کے ترقی کرنیکا وعدہ دیا گیا ہے۔

ہم عاجز اور درماندہ ہیں ہمیں اللہ تعالےٰ سے فیض اور قوت پانے کیلئے اسی کے دروازہ پر گرنا چاہیئے۔ اور ہمارا وقت زیادہ تر اسی میں گذرنا چاہیئے۔ جہاں زید بکر کے متعلق منصوبے ہوں مشورے ہوں ایسی مجلسوں سے اٹھ جاؤ۔

میں نے سنا ہے اور اپنے کانوں سے سنا ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ قادیان میں لوگ منصوبے بازیاں کرتے ہیں اور ان لوگوں کو اسکے سوا کچھ کام نہیں۔ افسوس انپر جو ایسا سوء ظن اور کہتے ہیں وہ اپنے ان غریب بھائیوں پر جنہیں خدا تعالےٰ نے اپنے فضل سے امام موعود کے قرب میں رہنے کی توفیق دی۔ اور اس مقصود کیلئے چن لیا، بدظنی کرتے ہیں۔ قادیان کی زندگی احمدی قوم کے خصوصیات میں داخل ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تریاق القلوب کے صفحہ ۶۰ میں صاف صاف لکھا ہے:۔

"جو شخص سب کچھ چھوڑ کر اس جگہ آباد نہیں ہوتا اور کم سے کم یہ کہ تمنا دل میں نہیں رکھتا اس کی حالت کی نسبت مجھکو بڑا اندیشہ ہے کہ وہ پاک کرنیوالے تعلقات میں ناقص ہے۔ اس ضمن میں ان غریب بادیہ نشین ساکنان قادیان کو اصحاب الصفہ کی پیشگوئی کا مصداق قرار دیکر ان کے متعلق یقینی رنگ میں بہت اعلیٰ درجہ کے خیالات ظاہر کئے ہیں چنانچہ فرمایا:۔ میرے ساتھ بہت سی وہ جماعت

جنہوں نے خود دین کو دنیا پر مقدم رکھ کر اپنے تئیں درویش بنا دیا ہے۔ اور اپنے وطنوں سے ہجرت کر کے اور اپنے قدیم دوستوں اور اقارب سے علیحدہ ہو کر اور اپنی طرز زندگی کو سراسر مسکینی اور درویشی کیطرف تبدیل دیکر قادیان میں میری ہمسائیگی میں آکر آباد ہو گئے ہیں اور کچھ وہ ہیں جو دلوں سے اپنے وطنوں اور اپنے املاک کی محبت دور کر چکے ہیں اور عنقریب وہ بھی اسی خاک قادیان کو موت تک اپنا وطن بنانا چاہتے ہیں سو یہی درویش ہیں جنکو خدا تعالےٰ نے میرے الہامات میں قابل تعریف کہا ہے۔ اور یہی ہیں جنکو درویشی نے مغلوب نہیں کیا۔ بلکہ خود انہوں نے اپنے لئے درویشی کو پسند کیا۔ اور ایمان کی حلاوت کو پا کر تمام حلاوتوں کو دامن سے پھینک دیا۔

پھر اسی سلسلہ میں فرمایا غرض خدا تعالےٰ نے انہیں اصحاب الصفہ کو تمام جماعت میں سے پسند کیا ہے۔" اور یہ ایک پیشگوئی عظیم الشان ہے جو ان لوگوں کی عظمت ظاہر کرتی ہے۔ کہ جو لوگ خدا تعالےٰ کے علم میں تھے کہ وہ اپنے گھروں اور وطنوں اور

یہ دونوں شق ظہور میں آجائیں۔ پس اول اس سے قسم اول کے انزال رحمت کیلئے بشیر کو بھیجا تا بشارت صابرین کا سامان دونوں کیلئے تیار کر کے اپنی بشیریت کا مفہوم پورا کرے۔ سو وہ ہزاروں ہوئے کیلئے جو اس کی موت کے غم میں محض للہ شریک ہوئے۔ بطور فرط کے سو کر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کا شفیع ٹھہر گیا۔ اور اندرہی اندر بہت سی برکتیں ان کو پہونچا گیا اور یہ بات کھلی کھلی الہام الٰہی نے ظاہر کر دی کہ بشیر جو فوت ہو گیا ہے وہ بیفایدہ نہیں آیا تھا بلکہ اس کی موت ان سب لوگوں کی زندگی کا موجب ہو گی۔ جنہوں نے محض للہ اس کی موت سے غم کیا اور اس تمثل کی برداشت کر گئے۔ کہ جو اس کی موت سے ظہور میں آیا یا غرض بشیر ہزاروں صابرین و صادقین کیلئے ایک شفیع کیطرح پیدا ہوا تھا اور اس آنیوالے اور پاک جانیوالے کی موت ان سب مومنوں کے گناہوں کا کفارہ ہو گی۔ اور دوسری قسم رحمت کی جو ابھی ہمنے بیان کی ہے اسکی تکمیل کیلئے خدا تعالیٰ دوسرا بشیر بھیجیگا۔ جیسا کہ بشیر اول کی موت سے پہلے ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں اسکے بارہ میں پیشگوئی کیگئی ہے اور خدا تعالیٰ نے اسی عاجز پر ظاہر کیا کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائیگا۔ جسکا نام محمود بھی ہے وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہو گا یعنی اولی العزم مایشاء اور خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ بھی ظاہر کیا۔ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی حقیقت میں دو سعید لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی اور اس عبارت تک کہ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے جس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنیکے ساتھ آئیگا۔ پہلے بشیر کی نسبت پیشگوئی ہے کہ جو روحانی طور پر نزول رحمت کا موجب ہو۔ اور اس کے بعد عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے۔

مصلح موعود کے حق میں حضرت مسیح موعود کا فیصلہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مصلح موعود کے متعلق جسکا وعدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا تھا اس سبز اشتہار میں فیصلہ کر دیا ہے۔ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو دو لڑکوں کے متعلق دراصل آپ نے ایک پیشگوئی کی تھی ایک کے متعلق یہ الفاظ تھے۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اور پھر اس کے متعلق جو مصلح موعود ہے اس میں یہ الفاظ ہیں۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنیکے ساتھ آئیگا۔ پھر فرمایا وہ دنیا میں آئیگا اور مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے وہ سخت ذہین و فہیم ہو گا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائیگا۔ الغرض اس موعود کے متعلق بڑی بڑی بشارتیں ہیں جو اپنے وقت پر آنکا ظہور ہو گا۔ اس موعود کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سبز اشتہار میں ایک فیصلہ کیا ہے میں اسے اسلئے درج کر دیتا ہوں تاکہ خدا تعالیٰ کی آیات تذکیر ہوتی رہے چنانچہ فرمایا:۔ "مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے۔ کہ اس کے ساتھ فضل ہے کہ جو اس کے آنیکے ساتھ آئیگا پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا اور نیز دوسرا نام اسکا محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے اور ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا۔ اور ضرور تھا کہ اس کا نام موعود التوا میں رہتا جب تک یہ بشیر جو فوت ہو گیا ہے پیدا ہو کر پھر واپس اٹھایا جاتا کیونکہ یہ سب امور حکمت الٰہیہ نے اس کے قدموں کے پیچھے رکھے تھے اور بشیر جو فوت ہو گیا ہے۔ بشیر ثانی کیلئے بطور ارہاص تھا اسلئے دونوں کا ایک ہی پیشگوئی میں ذکر کیا گیا۔

بحث خلافت

حضرت خلیفۃ المسیح کی وصیت کے بعد خلافت کی بحث چھڑنا کچھ تعجب خیز نہیں مگر قبل از وقت ضرور ہے

معزز ہم عصر پیغام صلح نے اس وصیت پر کچھ خیالات ظاہر کئے ہیں خلافت ہمیشہ ایک موکتہ الذرا چیز رہی ہے حضرت خلیفۃ المسیح کو بھی اسکے متعلق بارہا تقریریں کرنی پڑیں و ہور میں آپ نے اس موضوع پر تقریر کرتے ہوئے ظاہر کیا کہ خلیفہ کون بنایا کرتا ہے فرمایا: "تم کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمارے بادشاہ حضرت مسیح موعود کے ذریعہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک کیا اور پھر اسکے بعد میرے ہاتھ پر تم کو تفرقہ سے بچایا اس نعمت کی قدر کرو اور تکی کلامیوں میں نہ پڑو میں نے دیکھا ہے کہ آج بھی کسی نے کہا کہ خلافت کے متعلق ذرا اختلاف ہے جس کسی کا تھا اور دنگی کئی کو میں نے کہا کہ کسی رافضی کو جا کر کہدو کہ علی رضؓ کا حق تھا ابوبکر رضؓ نے لے لیا۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس قسم کی بحثوں سے تمہیں کیا اخلاقی یا روحانی فایدہ پہونچتا ہے جسکو خدا تعالیٰ نے چاہا خلیفہ بنا دیا اور تمہاری گردنیں اسکے سامنے جھکا دیں۔ خدا تعالیٰ کے اس فعل کے بعد بھی تم اس پر بحث کرو تو سخت حماقت ہے۔ میں نے تمہیں بارہا کہا ہے اور قرآن مجید سے دکھایا ہے کہ خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا کام ہے آدم کو خلیفہ بنایا کس نے؟ اللہ تعالیٰ نے انی جاعل فی الارض خلیفہ۔ اس خلافت آدم پر فرشتوں نے اعتراض کیا کہ حضور وہ مفسد فی الارض اور سفک الدم ہے مگر انہوں نے اعتراض کر کے کیا پیل پایا تم قرآن مجید کو پڑھو کہ آخر انہیں آدم کیلئے سجدہ کرنا پڑا۔ پس اگر کوئی مجھ پر اعتراض کرے اور وہ اعتراض کرنیوالا فرشتہ بھی ہو تو میں اسے کہدونگا آدم کی خلافت کے سامنے سجود ہو جاؤ تو بہتر ہے اگر وہ ابی اور استکبار کو اپنا شعار بنا کر ابلیس بنتا ہے تو پھر یاد رہے کہ ابلیس کو آدم کی مخالفت نے کیا پیل دیا میں پھر کہتا ہوں کہ اگر کوئی فرشتہ بنکر بھی میری خلافت پر اعتراض کرتا ہے۔ تو سعادتمند فطرت اسے سجدۂ آدم سے آئیگی۔ اور اگر ابلیس ہے تو وہ اس دربار سے نکلی جائیگا۔ پھر دوسرا خلیفہ داؤد تھا یا داؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض داؤد کو خدا نے ہی خلیفہ بنایا انکی مخالفت کرنیوالوں نے بہانتک ایجی ٹیشن کی کہ وہ نامرکسٹ لوگ آپ کے قتلے پر حملہ آور ہوئے اور کود پڑے مگر جس کو خدا نے خلیفہ بنایا تھا کون تھا جو اسکی مخالفت کر کے نیک نتیجہ دیکھ سکے؟ پھر اللہ تعالیٰ نے ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو خلیفہ بنایا رافضی ابتک اس خلافت کا ماتم کر رہے ہیں مگر کیا تم نہیں دیکھتے کروڑوں انسان ہیں جو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما پر درود پڑھتے ہیں میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے بھی خدا نے ہی خلیفہ بنایا ہے۔ یہ وہ مسجد ہے جس نے میرے دل کو بہت خوش کیا اسکے بانیوں اور امداد کنندوں کیلئے میں نے بہت دعا کی ہے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ میری دعائیں عرش تک پہونچی ہیں پس اس مسجد میں کھڑی ہو کر جس نے مجھے بہت خوش کیا اور اس شہر میں آکر اس مسجد میں آنے سے خوشی ہوئی ہے میں اس کو ظاہر کرتا ہوں جطرح میں داؤد اور ابوبکر عمر رضی اللہ عنہما کو اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنایا اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مجھے خلیفہ بنایا ہے۔ اگر کوئی کہے کہ انجمن نے خلیفہ بنایا ہے تو وہ جھوٹا ہے اس قسم کے خیالات ہلاکت کی حد تک پہونچاتے ہیں۔ تم ان سے بچو۔ پھر سن رکھو کہ مجھے نہ کسی انسان نے نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا اور نہ میں کسی انجمن کو اس قابل سمجھتا ہوں کہ وہ خلیفہ بنائے۔ پس مجھکو نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا اور نہ میں کسی انجمن کی اس کے بنانیکی قدر کرتا اور اسکے چھوڑ دینے پر ہتوکتا ہی ہوں ورنہ اب کسی میں طاقت ہو کر وہ اس خلافت کی ردا مجھ سے چھین لے؟ اب سوال ہوتا ہے کہ خلافت حق کسکا ہے؟ ایک میرا نہایت پیارا محمود ہے جو میرے آقا اور محسن کا بیٹا ہے پھر دامادی کے لحاظ سے نواب محمد علیخان کو کہدیں پھر صہر کی حیثیت سے ناصر نواب کا حق ہے یا امیر المومنین کا حق ہے جو حضرت صاحب کی بیوی ہیں یہی لوگ ہیں جو خلافت کے حقدار ہو سکتے ہیں مگر یہ کیسی عجیب بات ہے کہ جو لوگ خلافت کے متعلق بحث کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ انکا حق کسی اور نے لے لیا وہ اتنا نہیں سوچتے کہ یہ سب کے سب میرے فرمانبردار اور وفادار ہیں اور انہوں نے اپنا دعوے میرے سامنے پیش نہیں کیا۔ مجھے بدر کے ایک فقرہ سے بہت رنج ہوا کہ کوئی مرزا صاحب کا رشتہ دار نور الدین کا مرید نہیں یہ سخت غلطی ہے جو کی گئی ہے مرزا صاحب (علیہ السلام) کی اولاد دل سے میری فدائی ہے میں سچ کہتا ہوں کہ جتنی فرمانبرداری میرا پیارا محمود۔ بشیر شریف۔ نواب ناصر۔ نواب محمد علیخان کرتا ہے۔ تم میں سے ایک بھی نظر نہیں آتا۔

میں کسی لحاظ سے نہیں کہتا بلکہ میں ایک امر واقعہ کا اعلان کرتا ہوں کہ خدا کی رضا کیلئے محبت ہے۔ بیوی صاحب کے منہ سے بیسیوں مرتبہ میں نے سنا ہے کہ میں تو آپ کی لونڈی ہوں۔ ایڈیٹر بدر کا فرض تھا کہ وہ ایسی تحریر کی فوراً تردید کرتا اور لکھدیتا کہ یہ جھوٹ ہے میاں محمود بالغ ہے اس سے پوچھ لو کہ وہ سچا فرمانبردار ہے ہاں ایک معترض کہہ سکتا ہے کہ سچا فرمانبردار ہیں مگر نہیں میں خوب جانتا ہوں کہ وہ میرا سچا فرمانبردار ہے اور ایسا فرمانبردار کہ تم میں ایک بھی نہیں جسطرح علی فاطمہ عباس نے ابوبکر کی بیعت کی تھی اس سے بھی بڑھکر مرزا صاحب کے خاندان نے میری فرمانبرداری کی ہے اور ایک ایک ان میں سے مجھ پر فدا ہے کبھی مجھے کبھی وہم بھی نہیں آسکتا کہ میرے متعلق انہیں کوئی وہم آتا ہو۔ سنو میرے دلمیں کبھی یہ غرض نہ تھی کہ میں خلیفہ بنتا میں جب مرزا صاحب کا مرید نہ تھا میں مرا کے پاس گیا اور معزز حیثیت میں گیا مگر تب بھی یہی سمجھتا تھا۔ مرید ہو کر بھی میں اسی حالت میں رہا مرزا صاحب کی وفات کے بعد جو کچھ کیا خدا تعالیٰ نے کیا۔ میرے خیال و وہم میں بھی یہ بات نہ تھی مگر اللہ تعالیٰ کی مشیت نے چاہا اور اپنے منصالح سمجھا مجھے تمہارا امام اور خلیفہ بنا دیا اور جو تمہارے خیال میں حقدار تھے ان کو بھی میرے سامنے جھکا دیا۔ اب تم اعتراض کرنیوالے کون ہو اگر اعتراض ہے تو جاؤ خدا پر اعتراض کرو مگر اس گستاخی اور بے ادبی کے وبال سے بھی آگاہ رہو اپنے اخبار کو جس نے ایسا غلط واقعہ لکھا ہے اب بھی تلافی کرنی چاہیئے اور بدر پر کہ ہمارے پیارے محمود اور اسکے بھائیوں سے پوچھکر تلافی کرے میں کسی کا خوشامدی نہیں مجھے کسی کے سلام کی بھی ضرورت نہیں اور نہ تمہاری نذر اور پرورش کا محتاج ہوں اور خدا تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں کہ ایسا وہم بھی میرے دل میں گذرے۔ اللہ تعالیٰ نے مخفی در مخفی خزانہ مجھے دیا ہے کوئی انسان اور بندہ اس سے واقف نہیں میری بیوی میرے بچے کسی کے محتاج نہیں اللہ تعالیٰ آپ انکا کفیل ہے تم کسی کی کیا کفالت کرو گے بلکہ تم تو [illegible] اور جو نہیں سنتا اس کو سننے والے پہونچا دیں کہ یہ اعتراض کرنا کہ خلافت حقدار کو نہیں پہونچی رافضیوں کا عقیدہ ہے۔ اس سے توبہ کرو۔ اللہ نے اپنے مامور سے جس کو حقدار سمجھا خلیفہ بنا دیا جو اسکی مخالفت کرتا ہے وہ جھوٹا اور فاسق ہے فرشتے بنکر اطاعت و فرمانبرداری کرو ابلیس نہ بنو۔ (تقریر لاہور)

دارالامان کی خبریں

(۱) حضرت امیر المومنین کی صحت بسوز قابل دعا ہے ۱۲۔ مارچ کی رات شدت کھانسی و ہچکی کی وجہ سے بہ تکلیف بسر کی۔ بیرونجات سے احباب عیادت کو آتے رہتے ہیں۔

(۲) ۱۲۔ مارچ کو بعد عصر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے وحدت کی ضرورت پر پر معارف تقریر فرمائی اور احباب کو ان کے موجودالوقت فرض سے آگاہ فرمایا۔ اور اختلافی مسایل پر باہم جھگڑنے سے روکا۔ آپ کے بعد مولوی محمد علی صاحب نے بھی اسکی تائید میں تقریر کی اللہ تعالیٰ اس مبارک کوشش کو موثر بنا دے۔

(۳) مدرسہ تعلیم الاسلام سالانہ امتحانوں کے بعد یکم اپریل تک کیلئے بند کیا گیا

حدیث یار دوستر کی زبان سے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض و غایت جو کچھ بھی تھی آپ کی تصانیف اور کلمات سے عیان ہے لیکن مجھے خطرہ ہوتا ہے کہ احمدیت کی تبلیغ و اشاعت میں ہم سست ہو جاویں۔ اور احمدیت کو کوئی عارض اور غیر حقیقی چیز نہ سمجھ بیٹھیں اسلئے ضرورت ہے کہ احمدی قوم کو اس کا نصب العین بار بار یاد دلایا جاوے۔ میرے عزیز دوست منشی محمد حسین صاحب (چاوڑنی لاہور) نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے اغراض پر ایک مضمون لکھا تھا۔ جس کو میں ذیل میں درج کرتا ہوں احمدی احباب اسے غور سے پڑھیں اور بتائیں کہ وہ کہاں تک اس مقصد کو پورا کر رہے ہیں؟

جناب مسیح موعود دنیا میں کس کیلئے تشریف لائے تھے؟

حضرت تقدس مآب جناب مسیح موعود علیہ السلام دنیا میں یہی ثابت کرنے آئے تھے کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔ کیونکہ اس کی پیروی سے زندہ خدا اپنے کلام پاک سے خود اپنی ہستی کا ثبوت انا الموجود کی آواز سنا کر دیتا ہے۔ اسلام نے جیسا کہ اس کی سمیع بصیر ہونے کا بیان کیا ہے ویسا ہی اس کے کلام کرنے کا بھی اقرار کیا ہے۔

زمانہ سے جو اسلام کے اندر علاوہ بیرونی عقاید فاسدہ کے خدا کی نسبت جو صفت تکلم سے انکار کا عقیدہ پڑ گیا تھا اس کو آپ نے دلایل قاطع سے جو عقلی اور نقلی کے علاوہ تائیدات سماوی بھی اپنے ساتھ رکھتے تھے یہ ثابت کر کے دکھلا دیا کہ خدا تعالیٰ کی تمام صفات ازلی و ابدی ہیں کوئی ضایع اور فنا ہونے والی نہیں جیسے کہ وہ ہمیشہ سے دیکھتا ہے سنتا ہے ایسے ہی بولتا بھی ہے۔ چنانچہ اس زمانہ کیلئے اپنے مبارک وجود کو پیش کر کے جہاں پر زندہ نظیر سے بھی ثابت کر دیا کہ بیشک اور یقیناً وہ خدا جسکو قرآن اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمہ صفت پیش کیا ہے وہ جیتا جاگتا حی و قیوم لم یزل ولا یزال خدا ہے اور یہ ثابت کر دیا کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہی دنیا میں ایک بابرکت رسول (صلعم) ہوئے ہیں۔ کہ جنکی سچی پیروی سے انسان خدا سے لو لگاتا اور اس سے کلام کرتا ہے۔ جیسے آنجناب کو خدا نے وعدے دیئے تھے کہ جو تیری سچی پیروی کریگا وہ نبی۔ صدیق۔ صالحین۔ اور شہداء کے مراتب پائیگا۔ اور اسی لئے دعاء اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم کو دن رات میں پانچ دفعہ کرنے کی تاکید فرمائی

جناب مسیح موعود دنیا میں کیا لیکر آئے تھے؟

یہی کہ خدا زندہ اور جیتا جاگتا خدا ہے۔ اور وہ اپنے پیارے بندوں سے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی کرتے ہیں کلام کرتا ہے اور اس کو اپنا پیارا اور برگزیدہ انسان بنا لیتا ہے اور کہ خدا تعالیٰ میں جو قوتیں طاقتیں کسی پہلے زمانہ میں موجود تھیں وہ اب بھی ہیں وہ جیسے پہلے فعال لما یرید تھا اب بھی ہے اور اس سے آگے کو بھی رہے گا۔ چنانچہ اپنے چھبیس ۲۶ سالہ مامور من اللہ کے دعوے سے یہ ثابت کر دیا کہ وہ واقع القادر ہے۔ ایک زمانے نے مل کر خدا کے مسیح موعود کو ہلاک کرنا چاہا۔ مٹانا چاہا۔ تباہ کرنا چاہا مگر خدا تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق جو اس نے پہلے سے اپنے پیارے بندے کو دے رکھے تھے۔ کسی ایرے وغیرے کی پیش نہ جانے دی۔ کیا ان مقدمات کو بھول سکتے ہیں جو آپ کی عزت جان مال کے لینے کیلئے کئے گئے تھے؟ اور ان میں دشمنوں نے ناخنوں تک زور لگا کر چاہا تھا کہ خدا کے مسیح کی عزت جائے مال جائے آبرو جائے۔ مگر آخر کو نتیجہ یہی ہوتا رہا ہے کہ دشمن ہی خائب ہوئے اور وہ فاتحہ مظفر و منصور اور کامیاب بامراد ہوا۔ خدا کے مسیح نے اسی زندگی میں ایسی ایسی کامیابیاں حاصل کیں اور اس کے دشمن ایسے ایسے ذلیل و خوار ہوئے کہ ان کو اپنی ناکامی اور نامرادی کا ان الفاظ میں اقرار کرنا پڑا۔ قادیان کے بالمقابل جسقدر کوششیں ہو رہی ہیں۔ حقیقت میں کافی سے زیادہ ہیں۔ مگر ان کے اثر سے کوئی عام اور دیرپا فایدہ نہیں ہوتا۔ الہامات صہ مصنفہ امرتسری ثناء اللہ اس اقرار کی وجہ صرف یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے مسیح صادق کو ہر طرح کے براہین سے صادق کرنا تھا۔ اس لئے ایک طرف تو خود قرآن شریف میں فرمایا کہ من اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او کذب بایتہ انہ لا یفلح المجرمون ہ اور دوسری طرف ایسی سپاہ مخالف و معاند سے جو کہ نہ صرف عملی طور پر اپنا یہودی ہونا ثابت کرتا ہے کہ جو آیت یہودیوں کے حق میں تھی بحسبہم جہنم یصلونہا فبئس المصیر۔ وہ اس کے حق میں ہے۔ دوستو! آپ یقیناً سمجھیں کہ یہ خدائی تصرف تھا۔ جو اس نے مذکورہ بالا اقرار کرائے تاکہ زمین والوں پر یہ امر روز روشن کیطرح ثابت ہو کہ خدا نے اپنے برگزیدہ بندے مسیح موعود علیہ السلام کو ایسا کامیاب کیا کہ آخر کار دشمن بھی چلا اُٹھے کہ ہماری کوششیں باوجود کافی ہونے کے ناکامی نامرادی اور حرمان نصیبی کا ذریعہ بن رہی ہیں ورنہ ایوں سے ایسا کھلا اقرار ہونا امر محال تھا۔ یہ خدا کا خاص فضل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ہوا کہ وہ مثل انبیاء کے کامیاب مظفر و منصور دنیا سے اٹھائے گئے جیسے اپنی طبعی موت سے وفات پائی۔ اور یوں ثابت کر دیا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام بھی خدائی وعدوں کے مطابق اسی طرح دشمنوں کی حملوں سے محفوظ رکھے گئے اور اپنی طبعی موت سے فوت ہوئے تھے؟

غرضیکہ خدا کے القادر فعال لما یرید ہونے کا ایسا عجیب نظارہ خدا کے مسیح صادق کی پاک زندگی نے دکھلایا کہ وہ کسی دوسری جگہ ہرگز ہرگز نہیں مل سکتا۔ جیسے دوسرے تمام مذاہب فیضان الٰہی کے دروازے بند کر بیٹھے ہیں۔ جس سے وہ ثابت کرتے ہیں کہ خدا کا فضل آگے کو جاری نہیں رہ سکتا۔

بلکہ پیچھے رہگیا۔ اسی طرح ان لوگوں نے جو مسلمان کہلاتے ہیں خدا کے فضل و فیض کے دروازے میں قفل فولادی لگا دیا۔ ان کے زعم ناقص میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم باوجود افضل الرسل ہونے کے ایسے ہیں کہ جنکی پیروی کا نتیجہ سوائے سرد مہری کے کچھ نہیں وہ نہ فیضان الٰہی کے قایل ہیں اور نہ وحی والہام کے کیونکہ ان کے زعم باطل میں قرآن کے بعد کوئی ایسی وحی جو قرآن کی مصدق ہو اور اسلام کی معاون ہو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ختم رسالت کے باعث اس کا آنا ناجایز ہے گویا کہ انہوں نے ایک ایسے خود تراشیدہ خدا کو مان لیا ہے کہ جو قرآن شریف کو نازل کر کے (نعوذ باللہ) گنگ کر کیطرح ہو گیا مگر ہماری سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ اگر اس نے ایسا ہی گنگ کر ہو جانا تھا تو اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم کی دعا کیوں سکھائی۔ نیز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی کرنے سے۔ نبی۔ صدیق۔ شہید۔ صالحین بنانے کے کیوں وعدہ کئے۔ کیا یہ باتیں خدا نے محض فضول کیں؟ تعالیٰ شانہٗ۔ خدا تعالیٰ سچا ہے اور صادق الوعد ہے۔

پیارے ناظرین! یہ تمام بدراہیاں ہیں اور خدا تعالیٰ پر بدظنیاں ہیں۔ خدا تعالیٰ کے وعدے یقیناً سچے ہیں اور اس کے سچے رسول حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم بالکل سچے ہیں آپ سے جسقدر خدا تعالیٰ نے وعدے کئے تھے وہ سب سچ کر کے دکھلائے اور ایسے ایسے وقتوں میں آپ کے ہاتھ کے لگائے ہوئے مبارک شجر اسلام کی مدد کی۔ جو وقت کہ نہ صرف غیر ہی حملہ آور ہوئے تھے۔ بلکہ وہ جو مسلمان کہلاتے تھے۔ پیری کے جنکو دعوی تھے وہ بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے فیض و فضل کے منکر ہو گئے تھے چنانچہ ہمارے اس زمانے میں حضور النور کی صداقت نے حضرت میرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں ظاہر ہو کر اس امر کو ثابت کر دیا کہ درحقیقت آپ شمس ہدایت تھے۔ آپ کی قوت قدسی کا دایرہ وسیع ہے اور کسی وقت آپ کا پیارا اور مبارک شجر اسلام بے پھل نہیں ہے اس وقت جبکہ اپنوں اور بیگانوں نے ملکر اسلام کے مبارک اصولوں کی توہین کی۔ اس کو بے پھل ثابت کرنا چاہا۔ تو خدا نے حضرت میرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے ذریعہ ایک ایسی جماعت تیار کر دی۔ جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے منشاء کے مطابق آپ کے پیارے مذہب کو اسی طرح مبارک اور پرثمر مان لیا اور کیونکر نہ مانتے جبکہ خدا نے حضرت میرزا صاحب کے وجود مبارک کے ذریعہ یہ امر روز روشن کیطرح ثابت کر دیا کہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو زندہ ہے اور تازہ بتازہ نشانوں سے ہر زمانے میں اپنی زندگی کا ثبوت دیکر اپنے پیارے بانی کی صداقت کو اظہر من الشمس کرتا ہے چونکہ اس جماعت نے راستی سے پیار کیا اس لئے ان اسلام کے دعویداروں کے بالمقابل انکا امتیازی نام (جو اسلام کو زندہ مذہب خیال کرتے ہیں اور حضرت اقدس میرزا غلام احمد صاحب کو اس زمانہ میں اسلام کی لاج رکھنے والا اور اسلام کو سچے نشانوں سے اور تازہ بتازہ نشانوں سے سچا ثابت کرنیوالا یقین کرتے ہیں) احمدی مسلمان رکھا۔ پس احمدی اسلام کیا بات پیش کرتا ہے۔ وہی جو اوپر مذکور ہو چکی تاکہ اسلام کو مثل دوسرے مذاہب کے بے اثر و بے پھل بیان کرنے والوں اور علی طور پر ماننے والوں میں اور بابرکت بااثر اور زندہ جاوید یقین کرنے والوں میں جسکا موجودہ زمانے میں نمونہ حضرت میرزا صاحب کو مانتے ہیں۔ امتیاز ہو۔ پس کیا یہ ہو سکتا ہے کہ ہم ایسے جیتے جاگتے اور زندہ جاوید اسلام کو جو اس وقت احمدی اسلام اپنا امتیازی نام رکھتا ہے جو خدا کے

افضل بندے حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ یہودیت کے گرد و غبار اور بوسیدہ عقاید کی ملوثی سے پاک و صاف کیا گیا ہے چھوڑ سکتے ہیں؟ ہرگز ہرگز نہیں۔ بھلا ہم میں سے کون ایسا ہے کہ جو ایسا عقل کا اندھا ہو جاوے کہ کھرے کے بدلے کھوٹا خریدے لعل کے بدلے پتھر۔ اور زندہ اور تازہ سے بیزار ہو کر مردہ اور بوسیدہ کے پیروں جا پڑے۔ پھر کیا دنیا میں کوئی ایسا مذہب ہے جو اس مذہب سے خوبی اور دلیری میں بہتر اور برتر ہو۔ کیا آریہ سماج ہمارے لئے تسلی بخش ہو سکتا ہے یا عیسائیت سے ہمکو فایدہ پہنچ سکتا ہے ان موجودہ اسلام کے دعویداروں کے ہم آواز ہو کر ہم تسلی پا سکتے ہیں؟ ہرگز ہرگز نہیں اگر ہم ان سے کچھ فایدہ ملتا تو ہم ان لوگوں سے الگ ہی کاہیکو ہوتے؟ کیوں خدا کے مسیح صادق کے ہاتھوں میں ہاتھ دیتے؟ بخدا اس نے اسلام کو ایسا مذکور و ذبر باد دکھلایا کہ دل ہاتھ سے جاتا رہا۔ اور اس کے حسن کو دیکھکر لٹو ہو گئے بیخود ہو گئے پس ہم تو اس اسلام پر فنا ہو گئے اور مٹ گئے اس لئے نہ چھوڑینگے نہ چھوڑینگے اسلام کا دامن (انشاء اللہ تعالےٰ)

پیارے احمدی بھائیو تمہارا صادق امام علیہ السلام تمکو ورثہ اور ترکہ میں کیا دیگیا؟ جیتا جاگتا اور تازہ بتازہ اسلام؟ وہی اسلام جو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم دنیا میں لائے تھے پس چاہئے کہ تم اس نعمت کی قدر کرو اور اس پیچھے اسلام سے چمٹے رہو اور کبھی بھولکر ایسے ویسے کیطرف نظر نہ کرنا۔ کیونکہ اس کا احسان تمپر کچھ تھوڑا سا نہیں ہے۔ جو تم اس کو رد کر کے ایرے وغیرے نتھو خیرے کی طرف جھک پڑو سو اس نے خدا ملایا وہ یار اس سے پایا۔ راتیں نہیں جنتی گذریں اب دن چڑھا ہی ہے

(محمد حسین از لاہور چھاؤنی)

سید انعام اللہ کا معافی نامہ

سالگذشتہ کے آخری مہینوں میں جو ٹریکٹ اظہار الحق وغیرہ کے نام سے جماعت میں تفرقہ اور فساد برپا کرنیوالے شایع ہوئے تھے انہوں نے حضرت امیر المومنین کو جماعت کا ایک ذمہ دار سردار ہونیکی حیثیت سے بہت دکھ دیا۔ اور آپ نے ان ایام علالت میں بھی اس دکھ کا اظہار فرمایا جن لوگوں کی طرف ان ٹریکٹوں کو نسبت کیجاتی تھی ان میں سے ایک سید انعام اللہ ہیں۔ انہوں نے ایک معافی نامہ بغرض اندراج اخبار بھیجا ہے میں اسکو چھاپ دیتا ہوں مگر مجھے اس امر کے اظہار سے کوئی امر مانع نہیں کہ ایسے فتنہ پرداز واقعات کے پیش آنے پر ان لوگوں کو جو اس سے متعلق سمجھے جاویں اپنی بریت کو کھلے الفاظ میں پیش کرنا چاہیئے تاکہ قوم بدظنیوں سے نجات پاوے۔ سید انعام اللہ صاحب لکھتے ہیں "گذشتہ ایام میں حضور والا کے کانوں تک میرے متعلق چند ایسی باتیں پہونچیں جسے جناب نے اظہار ناراضگی فرمایا میں اس قسم کے فقرات کو دور از ادب سمجھتا ہوں اور ایسے ہی جملے ہیں جو "ہوا ذن" کا مفہوم اپنے اندر رکھتے ہیں سید انعام اللہ صاحب کو صاف الفاظ میں لکھنا چاہیئے تھا کہ اظہار الحق کی اشاعت سے ایسا ہوا۔ اور یہ بھی ظاہر کر دینا مناسب تھا کہ وہ کس حد تک ذمہ دار تھا تاکہ بعض بعض کو جو اس کا مرتکب سمجھتے تھے وہ اپنے خیالات کی اصلاح کرتے بہرحال میں اس معافی نامہ کو چھاپ دیتا ہوں اور احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے پشیمان بھائی کیلئے استقامت کی دعاء کریں اور سید انعام اللہ صاحب اپنی طرز عمل اور تبدیلی سے اس تلافی کی حقیقت کو ظاہر کر سکیں (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب علیہ (۲) استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب علیہ (۳) استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب علیہ (۴) استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب علیہ

میں خدا کو واحد اور انسان کے مخفی سے مخفی بھیدوں کا جاننے والا اور دنیا کے ہر ذرہ پر حکمرانی کرنیوالا یقین کر کے حضرت رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کو خداوند کریم کا سچا نبی اور خاتم الانبیاء تسلیم کرتا ہوں اور حضرت میرزا صاحب کو مسیح موعود و مہدی مسعود اور اس زمانے کیضرورت کا رفیع القدر نبی یقین کرتا ہوں اور حضور علیہ السلام کے بعد سلسلہ خلفاء میں حضرت حافظ حاجی مولوی حکیم نور الدین صاحب کے خلیفہ اوّل ہونے پر ایمان رکھتا ہوں۔ اور حضور کے کسی حکم کا خلاف کرنا باعث ہلاکت سمجھتا ہوں۔ گذشتہ ایام میں حضور والا کے کانوں تک میرے متعلق چند ایسی باتیں پہونچیں جسے جناب نے اظہار ناراضگی فرمایا اور انہیں باتوں سے جناب کے محبوب حضرت حاجی صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اور آپ کے احباب گرامی کو بھی تکلیف پہونچی ہے۔ میں اپنی خطاکاریوں اور گناہوں سے توبہ کرتا ہوں اور نہایت نہایت مشکور ہوں اور نہیں کہہ سکتا ہوں ان کیفیتوں کو جو میرے دل پر طاری ہوتی ہیں۔ اس خیال سے کہ حضور والا نے میری خطاؤں کو معاف فرمایا ہے۔ سوائے اس کے اور کیا کر سکتا ہوں کہ خدا سے عرض کروں کہ خدا ایسے قدسی صفت انسان کو جسکا رحم اس کے غصے سے بدرجہا بڑھکر ہے ہمیشہ ہمارے سر پر قایم رکھے۔ آخر میں میں اپنے تمام احمدی برادران سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ میرے لئے دعا فرماویں کہ خدا مجھے حقیقی معنوں میں احمدی بنا دے۔ (سید انعام اللہ احمدی)

Digitized by Khilafat Library

اطلاع

اخبار کے خریدار و سرپرست الحکم کیلئے جدید خریدار مہیا کر کے اسکی قوت اور اثر کے دائرہ کو وسیع کریں ایسا کرنیوالے حضرت خلیفۃ المسیح کی خواہش کو پورا کرنیوالے ٹھہرینگے (ایڈیٹر)

کیا آپ کو معلوم نہیں، کہ نایاب آنکھوں کا انجن تمام سرموں سے اعلےٰ ہے؟

قیمت شیشی خورد ایکتولہ (رے) قیمت شیشی کلاں ۲ تولہ صرف نمونہ ۸ر

اس لئے ہر گھر اور عیالدار دوکانوں میں اس انجن کا ہونا نہایت ضروری چیز ہے کیونکہ یہ انجن آنکھوں کی تمام بیماریوں کو دور کرنیمیں بے نظیر لاثانی تریاق ہے۔ یہ مفید انجن (سرمہ) آنکھوں میں لگتا نہیں چبھتا نہیں بہو بہو سرمہ معلوم ہوتا ہے۔ اگر آپکی آنکھوں کی ایسی نازک حالت ہے کہ جو کسی دوا کے لگانیکی تاب نہیں لا سکتیں؟ تو آپ فوراً نایاب انجن کو منگائیں۔ اسکے لگانے سے آنکھوں کو بند کرنے یا باندھنے یا کام چھوڑنیکی ضرورت نہیں پڑتی سلائی سے بقدر نصف چاول کے لگایا جاتا ہے یہ عجیب و غریب انجن آنکھوں کی ہر ایک مرض کو سنٹوں اور گھنٹوں میں دور کر دیتا ہے اور پھر صرف ایک دو ہفتہ کے استعمال سے بڑھاپے کی پرانی بیماریوں کو بالکل جڑ سے دور کر دیتا ہے آنکھوں کا سچا رفیق اور اعلیٰ ترین دوا ہے زود اثر ایسا ہے کہ پہلا ہی روز جب سے شام تک آنکھوں کو حالت طبعی پر واپس لا کر مریض کو اس کی آنکھوں کی شفا کی خوشخبری سنا دیتا ہے اور سالہا سال کی گلی سڑی آنکھوں کو صرف چند ہی یوم میں موتی کیطرح خوبصورت بنا دیتا ہے عموماً دیکھا جاتا ہے کہ بعض والدین اپنے بچوں کی آنکھوں کے خراب ہونے یا دکھنے کی پرواہ نہیں کرتے یا مجبور ہو کر علاج ہی چھوڑ بیٹھتے ہیں وہ سخت غلطی کرتے ہیں۔ افسوس ان کو یہ معلوم نہیں؟ کہ پیارے بچے بڑے ہو کر بڑے ناموں (مثلاً کانا۔ اندھا۔ ٹیڑھا۔ بھینگا۔ چندھا۔ یم اندھا وغیرہ وغیرہ) سے بلائے جائیں گے یا بلائے جا رہے ہیں کیا وہ نہیں جانتے کہ اس چاند سے چہرہ کو یہ گرہن لگا ہوا ہے؟ اس میں بھی شک نہیں بعض مشفق مکرم والدین اپنے عیال اطفال کیلئے سال بسال بیسیوں روپے خرچ کر دیتے ہیں مگر پھر بھی آئے دن آنکھوں کے دکھنے وغیرہ کی شکایات سے خلاصی نہیں پا سکتے؟ اور آخر تنگ آ کر ایکطرح کا ڈھیٹھ پن بیچارگی اختیار کرنا پڑتا ہے ایسے مبارک والدین کیلئے مبارک ہو نایاب انجن انہی کیلئے سال بسال تیار ہوتا اور پھر نہایت قلیل قیمت پر فروخت کیا جاتا ہے۔ اگر آپ نے ابتک نایاب انجن کو نہیں آزمایا تو ضرور آزمائیں انشاء اللہ وہ ضرور ہی ہر طرح سے اس کو مفید پائینگے **یہ انجن شیر خوار بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یکساں مفید ہے**

اور طبیعت سے موافقت کرتا ہے۔ اسکے اوصاف لکھنے کیلئے تو ایک دفتر درکار ہے اسلئے مختصر عرض کرنے پر ہی کفایت ہے سندات اسکی ایسی ایسی عجیب ہیں کہ ان کو پڑھکر ایک قدردان بزرگ حیران رہجاتا ہے مگر افسوس کہ انکو بوجہ علوم گنجایش درج نہیں کر سکتا صرف اشتہار پر ہی اکتفا کرتا ہوں **ایک ضروری گذارش** کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ خاکسار جیسے اشتہار بازوں کیطرح (جنکو دوسرے لفظوں میں ساحر یا حرام خور بھی کہا جا سکتا ہے) نہیں ہے بلکہ خاکسار نے اپنے انجن کے متعلق جو کچھ اوپر عرض کیا ہے بالکل درست اور سچ لکھا ہے انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے ہاں بے ایمانی کا کوئی کام نہیں ہے انجن ان امراض کیلئے نہایت زود اثر اور مفید ہے۔ آنکھ کا دکھنا۔ کڑکڑے ہو جانا۔ بچوں کی آنکھوں کا دکھنا۔ آنکھ کا درد۔ پیس۔ سرخی۔ پانی بہنا۔ گرے ہوئے پلکوں کے بالوں کو جمانا۔ پڑ بال دور کرنا۔ نگاہ کو تیز کرنا۔ رتوندا۔ وغیرہ خارش چشم۔ پلکوں کی سرخی۔ پلکوں کا گل جانا۔ پلکوں کا زخمی ہونا۔ پیپ نکلنا۔ پلکوں کا ایسیں چپکنا۔ ہر وقت پانی کا بہنا۔ آنکھوں کی جلن۔ پلکوں کا موٹا ہو جانا۔ آنکھوں میں ریت کنکر سا معلوم ہونا۔ روشنی میں آنکھوں کا نہ کھلنا۔ دھند۔ وہ جالا سفید جو آنکھ دکھنے کے بعد تقبہ جلیہ پر رہجاتا ہے یا کالی پتلی کو چھپا لیتا ہے۔ خواہ کسی قدر تقبہ جلیہ (دیکھنے کی پتلی) خراب ہی کیوں نہ ہو گیا ہو بفضلہ تعالےٰ دور کر دیتا ہے۔ کرم و معظم یقیناً آپکو ایسا انجن (سرمہ) سے خاکسار کے کہیں سے نہیں ملیگا۔ ضرور آزمائیں اور فایدہ اٹھاویں۔ طبیبوں کیلئے نہایت کارآمد چیز ہے :- ملنے کا پتہ حکیم بھری فضل احمد کاتب موجد رفیق حیات قادیان دارالامان ضلع گورداسپور پنجاب

ضروری نوٹ :- اگر اس انجن کے اشتہار کو پڑھکر بھی رقم کے ضایع ہو جانیکا اندیشہ ہی دامنگیر رہے تو پہلے صرف نمونہ ہی منگا کر آزما دیکھیں ۸ر کوئی بڑی بات نہیں۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہوگا

ایسے انجن کو جو آپ کی آنکھوں کو نقصان پہنچا رہا ہے اس انجن سے بدل دیں جو آپ کی آنکھوں کو فایدہ پہنچا رہا ہے

تندرستی کی گفتگو

اپنی اپنی صحت کو درست رکھنے کیلئے امیر سے غریب تک فکر میں رہتے ہیں اور اپنی من مانی جسکو جیسی سوجھتی ہے ویسا ہی کرتے ہیں۔ دولتمند گھی دودھ میوہ وغیرہ کھاتے ہیں اور قیمتی دوا تلاش کرتے ہیں۔ غریب کم خرچ جڑی بوٹی چٹکلے کے کھوج میں رہتے ہیں۔ اس جاڑے کے موسم میں ایسی مقویات کا کھانا بہی نہایت مفید ہوتا ہے۔ کیونکہ اس موسم میں ہر چیز مریض کے موافق ہوتی ہے اسکی فکر اور دقت کو دور کرنیکی نہایت ہی آسان ترکیب ہے جس میں نہ تو زیادہ پریشانی ہوتی ہے اور نہ اس قدر لیاقت سے باہر خرچ ہے وہ ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مقوی باہ گولیاں ہیں آپ بھی آزمائش کر کے دیکھئے یہ بھوک کو بڑہاتی ہیں۔ جوانی کی بے اعتدالیوں کی وجہ جو خرابی ہو اور جوانی میں بڑہاپے کی سی حالت ہو یہ سب شکایتیں دور کر کے نیا خون اور نیا جوش پیدا کرتی ہیں۔ اگر آپ آزمائش کرنا چاہیں تو ایک لفافہ میں ۴ ٹکٹ اور دس لکھے پڑھے اشخاص کا نام اور پورا پتہ لکھکر بھیجدیجئے۔ نمونہ مفت بھیجدیا جاویگا۔ ۳۰ گولیوں کی ایک شیشی ایک روپیہ۔ محصول ڈاک ۵ر ڈاکٹر ایس کے برمن تارا چند ت نمبر ۵۶ سرکیولر روڈ کلکتہ۔

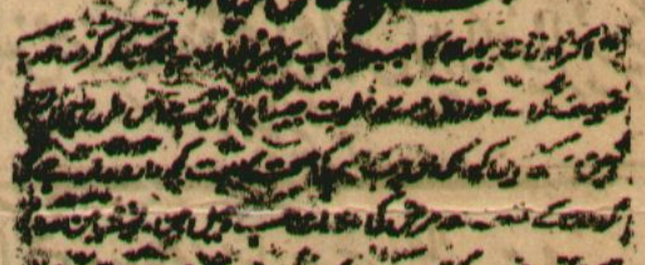

مفت

مندرجہ ذیل کتب میں سے جو مناسب سمجھیں صرف ایک کارڈ لکھکر

مفت

منگوا کر واقفیت حاصل کریں آپ اُن کو دیکھکر خوش ہوں گے

رسالہ امرت جسکے اندر دنیا میں نئی ایجاد تقریباً کل امراض کا ایک ہی علاج مشہور و معروف اور عجیب دوائی جو سرکاری رجسٹری ہو چکی ہے مفصل بیان ہے آپ کے دیکھنے کے قابل ہے کہ کسطرح ایک ہی دوائی

امرت دھارا رجسٹرڈ } اتنے فائدے کر سکتی ہے دھوکہ سے بچو۔ امرت دھارا کا نسخہ سوائے پنڈت جی کے کوئی نہیں جانتا

رسالہ امراض مخصوصہ مردان } مردوں کے مخفیہ امراض کے اسباب و علامات اور علاج آجکل کی حالت کا مکمل فوٹو پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ گمشدہ صاقت کے مایوس مریض اس کو پڑھکر کہا کرتے ہیں کاش کہ ہم اس کو اول دیکھتے یہ چالیس صفحہ کا رسالہ بھی مفت ہے۔

فہرست ادویات دیش اُپکارک و امرت دھارا شدہ مالیہ } یہ فہرست ادویات کے نام اور اُن کے نام اور ان کے صرف ضروری مختصر اوصاف بتلاتی ہے۔ اس کے اندر بھی کتب مصنفہ شریمان کوی دنود پنڈت ہٹا کر دت شرما دیدہ موجد امرت دھارا و ایڈیٹر اردو ہندی دیش اپکارک کی فہرست بھی موجود ہے۔

طبی اخبار دیش اُپکارک } اردو میں ہفتہ وار اور ہندی میں پندرہ روزہ ہے ہندوستان بھر میں کوئی طبی اخبار سوائے اس کے نہیں ہے۔ جن کو ذرا بھی حکمت کا خیال ہے یا حکمت کے ضروری اصول جاننے کی خواہش ہے وہ دیکھتے ہی اس کے خریدار بنجاتے ہیں۔ نمونہ مفت ملتا ہے۔ قیمت سالانہ تین روپیہ (۳) ششماہی (عہ) سرمایی ۱۲ ہندی کی سالانہ قیمت ۲ عہ

نوٹ } ایجنٹ بننے میں بڑا فایدہ ہے ہمارے لایق ایجنٹ بہت کماتے ہیں قواعد آسان ہیں۔ ؟

خط و کتابت اور تار کا پتہ اتنا کافی ہے :- امرت دھارا لاہور

بچوں کی تندرستی!

والدین کیلئے ہمیشہ گھر سے تعلق خاطر

موجب ہوتا ہے۔ بچہ اگر تندرست

نہ ہو اور بھوک تہک

گئی ہو تو اس کو فوراً اسکاٹس ایملشن دینا چاہیئے۔ اس کے دو دو ہیں چند قطرے ملا کر دینے سے بچہ میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ جو تندرستی کی یقینی علامت ہے استعمال کے چند روز بعد نتیجہ معلوم ہو جاتا ہے ہاتھ سے چھوا نہیں جاتا۔

اسکاٹ اینڈ بون میڈیکل فیکٹرنگ کمپنی لنڈن!

سچائی کا جھنڈا

اشتہار دنیا کی گرم بازاری مضمونوں کی بیتری طراری مریضوں کی آہ و زاری آجکل وہ سماں دکھا رہی ہے کہ الامان لیکن ہمارا کام صرف باتوں ہی سے نہیں چلتا بلکہ ہم پہلے مفت دوا دیتے ہیں اول نمونہ منگاؤ۔ بھلا اس میں بھی دھوکہ ہے معجون طلسمی قوائے تناسل کیوجہ سے ان دنوں مختلف بیماریوں کیوجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت ہو رہی ہے میں نے اس مرض کیلئے یہ معجون تیار کی ہے جسکے چند روز کے استعمال امراض متعلقہ قوائے تناسل فوراً رفع ہوتے ہیں اور ہر قسم کی شکایت کیلئے انشاء اللہ تعالےٰ نہایت مفید ہے۔ اول نمونہ مفت منگائیے پھر اگر شفا ہو تو طلب فرمایئے۔ قیمت فیکس ایک روپیہ

طلای طلسمی پیرانہ سالی کیوجہ سے اور جوانی کی غلط کاریوں سے یہ امراض لاحق ہوتے ہیں اور بعض اوقات خودکشی تک نوبت پہونچتی ہے ہمارے اس طلا سے فایدہ اٹھائیں انشاء اللہ وہ اس کو مفید پائیں گے۔

سرمہ سلیمانی۔ آنکھوں کی کل بیماریوں کو رفع کرنے والا اور قوت بصارت بڑہانیوالا قیمت فی تولہ ۸ر

سنون دندان دانتوں کی کل بیماریوں کو رفع کرنیوالا قیمت فی بکس ۱ر

حکیم محمد حسین خلف حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ بلڈنگ ضلع دہلی

حضرت صاحبزادہ صاحب کی پہلی تقریر رضی اللہ عنہ

بعد وفات حضرت خلیفۃ المسیح

۱۳- مارچ ۱۹۱۴ء کو بعد نماز عصر مسجد نور میں آپ نے کھڑے ہو کر فرمایا:-

اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ:-

اس وقت میں سب دوستوں کی خدمت میں چھوٹی سی عرض کرنی چاہتا ہوں اور سچے دل سے نصیحت کرنی چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کو منظور تھا حضرت خلیفۃ المسیح فوت ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر بڑے بڑے رحم فرمائے۔ اپنی برکتیں انپر نازل کرے اعلیٰ سے اعلیٰ مدارج پر ترقی دے۔ اور وہ انہیں ان کے حقیقی دوست محسن اور پیارے جن سے انہیں ساری عمر محبت رہی جنکی محبت بلاشبہ ان کے رگ و ریشہ میں تھی یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان دونوں پیاروں کیساتھ جگہ دے (مسجد آبین کی آواز سے گونج اٹھی ایڈیٹر) اس وقت احمدی جماعت کے اوپر بڑی ذمہ واری پڑ گئی ہے یہ ذمہ واری ہر بچہ۔ جوان اور بوڑھے پر ہے۔ ساری جماعت ایک امتحان کے نیچے ہے وہ جو اس امتحان میں کامیاب ہو گیا اور پاس ہو گیا خدا کا پسندیدہ اور پیارہ ہو گا۔ اور جو اس امتحان میں فیل ہو گیا وہ خدا تعالیٰ کے حضور نکما و ناکارہ سمجھا نہیں گنا جائیگا۔

ہم پر ایک ذمہ داری ہے ایک بوجھ ہے اس کو اٹھانے اور اس ذمہ داری میں پاس ہونے کیلئے خوب تیاری کرنی چاہئے۔ خوب یاد رکھو کہ کوئی کام کتنا ہی اعلیٰ سے اعلیٰ اور عمدہ سے عمدہ ہو لیکن اگر ارادہ بد ہو تو وہ خطرناک ہو جاتا ہے۔ دیکھو نماز کیسی اعلیٰ چیز ہے۔ مگر خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ویل للمصلین الذین ھم عن صلوتھم ساھون والذین ھم یراؤن وہ نمازیں پڑھتے ہیں مگر اس نماز میں کوئی مغز اور حقیقت نہیں۔ لوگ دیکھتے ہیں کہ زید یا بکر نماز پڑھتا ہے۔ لیکن چونکہ اس کی غرض نماز میں سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ وہ لوگوں کو دکھا رہا ہے اور ریا ہے۔ اس لئے جب اس میں ریا شامل ہو گیا تو وہ پاک اور موجب آلہی کا ذریعہ ہونے کی بجائے لعنت کا موجب ہو جاتی ہے۔ مجھے یہ نکتہ قرآن مجید کے ابتدا میں خوب معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید میں اس کے پڑھنے سے پہلے اعوذ پڑھنا چاہیئے۔ پھر ہر سورۃ سے پہلے بسم اللہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بعد الحمد للہ رب العلمین شروع ہوتی ہے پھر بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بعد الم ذالک الکتب شروع ہوتا ہے۔

اب غور کرو کہ قرآن مجید پڑھنے سے پہلے اعوذ کا جو حکم دیا گیا اور ہر سورۃ سے پہلے بسم اللہ کی تو کیا نعوذ باللہ قرآن مجید میں کوئی شیطانی کلام تھا۔ اور شیطانی دخل تھا۔ جو یہ تاکید فرمائی؟ اس میں شیطانی دخل نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جب تک نیک کام میں نیک ارادہ شامل نہ ہو تو وہ برا اور خطرناک ہو جاتا ہے اسلئے ارادہ کی اصلاح اور پاکیزگی کے لئے یہ حکم دیا کہ قرآن مجید کے پڑھنے سے پہلے اعوذ پڑھو" کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کے شیطانی وسوسوں سے محفوظ رکھے اور نیکی کی توفیق اللہ تعالیٰ کے فضل اور اعانت کے سوا نہیں ملتی۔ اسلئے بسم اللہ کو رکھا جس میں استعانت ہے پس اعوذ کا حکم دیا۔ اور بسم اللہ کو رکھا تاکہ مومنین نیت صاف کریں ایسا نہ ہو بد ارادہ تباہ و ہلاک کر دے۔

بہت سے لوگ ہیں جنکے لئے ایک آیۃ رحمت و برکت کا موجب ہو جاتی ہے اور بہتوں کیلئے وہی آیۃ ہلاکت کا باعث پہنچاتی ہے خدا نے فرمایا اعوذ پڑھو یعنے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو اور بسم اللہ میں مدد مانگنے کی تعلیم دی۔

غرض کوئی کام کتنا ہی بڑا اور اعلیٰ اور پاک کیوں نہ ہو جب تک اسمیں نیک نیتی اور اخلاص نہو اندیشہ ہے کہ وہ قرب آلہی سے دور نہ پھینکدے۔ اب جو عظیم الشان امانت اور بوجھ ہمپر پڑا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل اور توفیق کے بدوں ہم اس سے عہدہ برا نہیں ہو سکتے۔ اسلئے میں تمہیں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ جسقدر فرصت ملے بہتر ہے ہم خدا کے حضور دعائیں کریں اور عاجزانہ التماس کریں کہ مولیٰ کریم! تو ہی سچا راستہ دکھا تاکہ گمراہی اور تباہی میں پڑنے کی بجائے ہم تیرے قریب ہوں یہ بڑی ذمہ داری اور بوجھ ہے جس کے اٹھانیکی طاقت ہم میں نہیں جب تک اسی کی نصرت نہ آوے ہم نہیں اٹھا سکتے۔ پس اھدنا الصراط المستقیم بار بار اور کثرت سے پڑھو۔ ہم نہیں جانتے کل کیا ہو گا پرسوں کیا ہو گا۔ ایک غیب کی بات پر ہاتھ مارنا ہے اگر غیب دان خدا مدد نہ کرے تو اندیشہ ہے ہلاکت میں پڑ جاویں؟ اس لئے دعائیں کرو استغفار کرو۔ استخارے کرو درود کرو تڑپ تڑپ کر دعائیں کرو۔ کہ مولیٰ! تو ہی اپنے فضل سے اس امتحان میں بھی کامیاب کر تیرا مسیح آیا بہتوں نے انکار کیا اور وہ ٹھوکر کھا کے پتھر پر گرے اور ہلاک ہوئے۔ مگر تو نے اپنے رحم سے ہمیں ہدایت کی۔ پھر اسکی وفات پر پھر ایک موقعہ امتحان کا آیا اور تو نے ہماری ہدایت فرمائی۔ اب پھر ایک اور موقعہ آیا ہے اب بھی فضل کیجیو۔ اور آپ ہماری رہنمائی کرو ہمارے تمام کاموں میں برکت نازل کیجیو دشمنوں کو خوش ہونیکا موقعہ نہ دیجیو۔ اپنی خدمت کیلئے پاک نفوس کو چنیو۔ اللھم آمین۔

سب لوگ اپنے دلوں میں چلتے پھرتے دعائیں کریں۔ آج رات کو اٹھ اٹھ کر دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مشکلات حل کر دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ پر توکل کرو۔ اس کے وعدے سچے ہیں۔ اس نے جو اپنے مسیح موعود سے وعدے کئے وہ پورے ہوئے اور ہونگے ایک انسان جھوٹا وعدہ کر لیتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کے وعدے سچے ہوتے ہیں وہ صادق الوعد ہے۔ خدا تعالیٰ کے وعدوں کی صداقت پر ایمان لاؤ اور اسی پر توکل اور بھروسہ کرو۔ اب میں یہی دعا کرتا ہوں تم بھی میرے ساتھ ملکر دعا کرو۔ اور اس کے بعد بھی دعائیں کرو"

اس تقریر کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے مگر خدا جانے دعا میں کیا سوز اور ابتہال تھا کہ اس نے مسجد نور کو تھوڑی دیر کیلئے مسجد لگا بنا دیا۔ کوئی آنکھ نہ تھی جو روتی نہ تھی اور دلوں میں ایک عجیب تڑپ تھی بڑی لمبی دعا کے بعد ایکدم ایسی تجلی معلوم ہوئی تھی۔ کہ بجلی کیطرح دلوں پر سکینۃ کا نزول ہوا۔ دعا کے بعد بیٹھ گئے۔ لوگوں میں ایک قنوطیت اور جوش تھا۔

پھر فرمایا کہدو کہ جو روزہ رکھ سکتے ہیں وہ کل روزہ رکھیں اس حکم اور ارشاد کے بعد آپ مسجد نور سے اٹھے اور نواب صاحب کے مکان پر تشریف لے گئے۔ (ایڈیٹر)

تشحیذ الاذہان کے خریداروں کی توجہ کے لئے

اس پرچہ کے ساتھ جو دسمبر سے شمارہ کے تشحیذ الاذہان کی زندگی میں پہلا پرچہ ہے اور ہمارے اور آپ کے تعلق کے لحاظ سے بہت اہم ہے ایک وی پی روانہ کیا جاتا ہے۔ اس کے متعلق جو فرمایا گیا تھا اور پھر حضرت صاحبزادہ صاحب نے بہت نشان دیدہ کئے ہیں ہم ان کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل اور توفیق کے بدوں ہم اس سے عہدہ برا نہیں ہو سکتے۔ اسلئے میں تمہیں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ جسقدر فرصت ملے بہتر ہے ہم خدا کے حضور دعائیں کریں اور عاجزانہ التماس کریں کہ مولیٰ کریم! تو ہی سچا راستہ دکھا تاکہ گمراہی اور تباہی میں پڑنے کی بجائے ہم تیرے قریب ہوں یہ بڑی ذمہ داری اور بوجھ ہے جس کے اٹھانیکی طاقت ہم میں نہیں جب تک اسی کی نصرت نہ آوے ہم نہیں اٹھا سکتے۔ پس اھدنا الصراط المستقیم بار بار اور کثرت سے پڑھو۔ ہم نہیں جانتے کل کیا ہو گا پرسوں کیا ہو گا۔ ایک غیب کی بات پر ہاتھ مارنا ہے اگر غیب دان خدا مدد نہ کرے تو اندیشہ ہے ہلاکت میں پڑ جاویں؟ اس لئے دعائیں کرو استغفار کرو۔ استخارے کرو درود کرو تڑپ تڑپ کر دعائیں کرو۔

حضرت حکیم الامتہ خلیفۃ المسیح سیدنا حافظ حکیم حاجی نورالدین رضی اللہ عنہ کی وفات۔ اور حضرت صاحبزادہ اولوالعزم مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب (فضل عمر) کی امامت کا دور

ہر کہ آمد بجہاں اہل فنا خواہد بود
وآنکہ پائندہ و باقی است خدا خواہد بود

Digitized by Khilafat Library

۱۴۔ مارچ کا الحکم بالکل چھپکر طیار ہو چکا تھا اور آخری کاپی چھپ ہی رہی تھی کہ بروز جمعہ ۱۳۔ مارچ ۱۹۱۴ء کو بعد دوپہر ۲ بجکر ۲۰ منٹ کے قریب آخر خدا کا پیارا آئندہ ہمارا محسن امام حضرت حکیم الامتہ سیدنا نورالدین (اعلے اللہ مقامہ) اپنے رفیق اعلے سے عین حالت نماز میں جاملا انا للہ وانا الیہ راجعون ط اس وقت میں اس کے متعلق مفصل لکھ نہیں سکتا۔ وہ، انشاء اللہ اگلے اخبار میں لکھوں گا حضرت خلیفۃ المسیح کی وفات اپنے اندر بیسیوں نشان رکھتی ہے اور سینکڑوں سبق۔ حضرت صاحبزادہ صاحب اور تمام جماعت جمعہ کی نماز کیلئے مسجد اقصےٰ میں گئے ہوئے تھے۔ واپسی پر رستہ میں انہیں خبر دی گئی اور اس طرح پر کئی سال پیشتر جو واقعہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو دکھایا تھا پورا ہوا۔ اہلبیت حضرت خلیفۃ المسیح نے اس موقعہ پر صبر اور رضا بالقضا کا جو نمونہ دکھایا وہ ہمارے لئے واجب العمل ہے۔ عزیز میاں عبدالحی اللہ تعالےٰ اُسے اپنے باپ کے علوم اور مدارج کا وارث بنا دے آمین۔ اس نے باوجود چھوٹی عمر کے بڑی برداشت اور ضبط سے کام لیا۔ اور وہ استقلال کے ساتھ اس موقعہ پر ان ضرورتوں میں شریک رہا جو ایک خلیفہ کی وفات کے بعد قوم کی اصلاح اور نظام کیلئے ضروری ہوتی ہیں۔

مختلف مقامات پر فوراً تاروں کی روانگی کا انتظام کیا گیا بعد نماز عصر حضرت صاحبزادہ صاحب نے جماعت کو نصیحت کی جو دوسری جگہ درج ہے پھر صبح کو شیخ غلام احمد صاحب نے کلمۃ الحق سنایا۔ ۱۰ بجے کے قریب لوگوں کا اژدہام حضرت صاحبزادہ صاحب کے پیچھے تھا اور چاہتا تھا کہ بیعت لیں۔ مگر انہوں نے مسجد نور میں جا کر ایک عجیب حقائق و معارف سے پر تقریر فرمائی اور جماعت کو نصیحت کی۔ ان کے بعد مولوی محمد علی صاحب نے اتفاق جماعت کے لئے بیان کیا۔

۱۴۔ مارچ ۱۹۱۴ء کو دو ہزار کے قریب آدمی مختلف مقامات سے جمع ہو چکے تھے۔ اور حضرت مولانا سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی بھی آپہونچے۔ ہندوستان کی جماعتوں کے قایم مقام آگئے۔

بعد نماز عصر حضرت نواب محمد علی خانصاحب نے بہ حیثیت وصی حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ کی وصیت کو پیش کیا۔ اور انتخاب جانشین کا سوال پیش کیا۔ حضرت فاضل امروہی نے کھڑے ہو کر نہایت درجہ اخلاص اور جوش سے جماعت کو امام کے انتخاب کے متعلق نصیحت فرمائی۔ اور آخر فرمایا کہ صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اس کے اہل ہیں۔ ان کے ہاتھ پر میں بیعت کرتا ہوں۔ اس پر چاروں طرف سے لوگوں نے بیعت کا اقرار کیا۔ جس پر صاحبزادہ صاحب نے بیعت لی اور وہ خدا کے فضل اور وعدوں کے ماتحت

احمدی سلسلہ کے امام اور خلیفہ تسلیم ہوئے

حضرت صاحبزادہ صاحب کے امام منتخب ہونے نے ثابت کر دیا کہ اللہ تعالیٰ خلیفہ بناتا ہے۔ اس تقریب پر خدا تعالےٰ کے بہت سے وعدے جو اس نے حضرت سیدنا مسیح موعود علیہ السلام سے کئے تھے پورے ہوئے اور ہوتے گئے۔

اسوقت اطلاع کیلئے لکھا جاتا ہے کہ لوگ اپنے بیعت نامے حضرت امیر المؤمنین صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالیٰ کے پاس بھیجدیں اور جو حاضر ہو سکتے ہیں حاضر ہوں۔ بعد بیعت حضرت کا جنازہ اٹھایا گیا* اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پہلو میں مغرب سے پہلے اپنے محسن کو ہمارے امام نے دفن کرا دیا۔ دعائیں کرو۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمارے اس امام کے ذریعہ اسلام کا بول بالا کرے آمین (مفصل پھر)

اس اخبار کے مضامین حضرت کی زندگی میں لکھے گئے تھے۔ مگر وہ اس وقت بھی ویسے ہی قابل غور ہیں۔ دیکھو یاد رکھو کہ الوصیت میں ذریت کے متعلق جو کچھ فرمایا تھا وہ پورا ہوا۔ اسلئے سست نہ ہو اور گھبراؤ نہیں اور شیطانی وسوسوں اور دھوکہ دینے والی باتوں سے بچو۔

* اور اس جنازہ صاحب کی کوٹھی سے مدرسہ تعلیم الاسلام کے طلباء نے ہزاروں آدمیوں کے درمیان صاحبزادہ صاحب کی امامت